جلد ۵ | بمبئی یوم دوشنبہ ۱۲ صفر المظفر ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۱ جون ۱۹۰۰ء | نمبر ۲۴

مقدمۃ الجیش کی آج چھٹی

ہماری سرکار بہادر کی خدا نے فتح کرادی ہے پریٹوریا مین انگریزی جھنڈا لہرانے لگا جیسا کہ ہمنے کہا تھا اوسیکی امید تھی وہ ہو گئی پر کیا کم خوشی کی بات ہے کہ اس جنگ مین جسقدر نقصان انگریز گورنمنٹ کا ہوا اگر اوسکو مدنظر رکھا جائے تو اونکا رنج اس مسرت پر غالب ہے کیونکہ تو بارہ ہزار بڑے بہادر سپاہی علاوہ زخمیونکے بیکار ہو گئے جو ہمیشہ کیلئے تباہی نامردی اور ذلت کا سبب ہوئے۔ پھر اگر ہمنے یہ فتح بھی پائی تو کیا دونون جہان کی سلطنت ملگئی۔ ہم دشمن کی تو ہر جگہ کل ۱۲ ہزار باقاعدہ لڑنے والے سپاہی ہے۔ ہماری فوج کا ویسا ہی پانچون ہتھیار [illegible] مین ہتھیار [illegible] ہزار ۲ ہزار لگکے ۲ لاکھ۔ اب بتائیے کہ ایسی فتح سے ہمارا کیا نام روشن ہوگا مگر خیر ایسے مقدمہ بسم اللہ کی خبرون سے دل ٹوٹ جاتا ہے [illegible]

مبارک ہو ہمکو فتح ٹرانسوال

ٹرانسوال کی خبرین اگرچہ مغالطے مین ڈال رہی ہین پریٹوریا مین اگرچہ ہماری فوج کے داخل ہو جانیکی خبر ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ پریٹوریا کے آس پاس دشمنونکی فوج جمع ہو رہی ہے۔ چونکہ پریٹوریا محفوظ مقام نہین اسلیئے خود دشمن وہان سے ہٹ گئے۔ ابکی ہماری پر [illegible] مین۔ وہان وہ جمکے مقابلہ کرینگے تو ہی جانتی ہے اور [illegible] مسرت ہمکو کیسے حاصل ہو سکی آج تو ہم معمولی فتح کی خوشی منا رہے کل خدا جانے کیا معاملہ درپیش ہو مگر خیر یہ موقعہ ہمکو خالی نہ دیا جائیگا لہذا اب ہمین یون کرنا چاہیئے کہ گورنمنٹ کی فتح کی خوشیان منائین اور اپنی گورنمنٹ کی سلامتی کی دعائین مانگین مگر ان بیچارے بہادر سپاہیون کیلیئے ضرور دعا مانگنی چاہیئے جو بیچارے ان ظالمون کے ارغنہ مین پھنس گئے۔ خدا اونکو جلد نجات دے اور [illegible] کے سلامت لائے۔ اگر اونکی پچھلی بن گئی تو پھر ساری خوشی خاک مین مل جائیگی۔

اب بسم اللہ ہوئی ہے

یہ تعجب کی بات ہے کہ ادھر تو ہماری گورنمنٹ بہادر کی فتح کی دھوم انگریزی اخبار میٹھے میٹھے سرون مین خوشی کے گیت الاپ رہے ہین۔ مگر اودھر کے جوش و خروش سے یہ پایا جاتا ہے کہ ہنوز دلّی دور است۔ چنانچہ ڈیلی اکسپریس کا نامہ نگار جو پریٹوریا مین گرفتار ہے [illegible] اوسکے جوش کی کیفیت [illegible] جون کو اطلاع دی کہ مسٹر کروگر تو یہ کہتا ہے کہ گورنمنٹ انگلستان فتح کی خوشی مین بغلین بجاتی ہوگی فتح کیسی۔ جبتک ہم مین ۵۰۰۰ آدمی بھی ہتھیار چلانے کے قابل باقی رہینگے برٹش کی اطاعت ہرگز قبول نہین کرینگے اور یہی بجا ہی کیلئے آدمی [illegible] ہوا ہو ابھی تک تو خارجی لڑائیان ہو رہی تھین۔ اب ذرا جنگلے [illegible] پانی ہونگے تو معلوم ہوگا [illegible] ٹرانسوال گورنمنٹ مین ابھی تک ہر طرح کی قوت باقی ہے [illegible] کے لئے بغلین بجائین [illegible]

اللہ رے فیاضی

ہندوستان کے نا قدرشناسون کا حال سنئے جن کے حضور سلطان المعظم سے آزردہ ہوگیا۔ اونہون نے بھی اونکی امداد کا خیال ظاہر فرمایا ہے۔ بہت بڑی رقم سے امداد کیجا سکتی۔ خبیث کے بچے نیچریون سے کوئی یہ پوچھے کہ تمہارا دادا عزازیل جو بسیات کو روتے روتے جہنم رسید ہوگیا کہ ہند کے مسلمانون کو سلطان المعظم سے ہرگز تعلق نہ رکھنا چاہئے۔ اور تم بھی ہمیشہ اپنی اسپیچون مین یہی جھک مارتے ہو کہ سلطان المعظم کون۔ ہم کون۔ کیسی خلافت کیسی اسلامی سلطنت ہمکو انگلستان ہی کی تقلید کرنی چاہئے۔ سی کو اپنا خلیفہ کیا بلکہ امام سمجھ لینا چاہئے۔ تو اب تم کو یہی چاہئے کہ گورنمنٹ انگلستان کو منع کردو کہ حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ جو محض مسلمانون کی ہمدردی کے خیال سے ان کی امداد کیلئے چندہ عطا فرمائین گے۔ وہ ہرگز نہ لیا جائے تاکہ ایسا نہو کہ سلطنت عثمانیہ کے خزانہ کی رقم یہان کے مسلمانون کے پیٹ مین جانے سے انکو اور زیادہ اوس سلطنت سے تعلق ہو جائے۔

خوب نام مٹایا

لو یارو ہم جو کہتے تھے وہی ہوا نا۔ جنگ شروع ہوتے ہی ہم نے پیشین گوئی کردی تھی کہ ذرا ہماری فوج کو پریٹوریا تک پہنچ جانے دو۔ پریذیڈنٹ [illegible] نہ بھاگ جائے تو کہنا سو دیکھ لو کہ ہماری فوج وہان پہنچ بھی گئی اور اسکا نام و نشان بھی مٹا دیا۔ پریٹوریا کی عمارات کو بالکل اوڑا کے وہان زمین پر گڑھے کا بھی پتہ نہ دیا تو خلاف تہذیب تھا اسلئے [illegible] ہوگی [illegible] جہین بیگی۔ لیکن پہلے پریٹوریا پایہ تخت تھا۔ اب ہماری گورنمنٹ نے اوسکی بجائے [illegible] کو پایہ تخت قرار دیا ہے [illegible] بدل جانے سے کیا۔ پایہ تخت [illegible] سے [illegible] نام [illegible] اب ہماری فوج مزے سے [illegible]

کچھ سمجھ مین نہین آتا

ہمارے فوجی افسر تو دھڑلے کے ساتھ فتحین بجا بجا کر غل مچا رہے ہین کہ "وہ مارا۔ وہ مارا۔ وہ مارا" مگر روٹر شریف کچھ ایسی خبرین اوڑا رہے ہین کہ دشمن کو مارا تو کیا ابھی ادھر ہوا بھی نہین کیا۔ مدبرین سلطنت سے ہم یہ پوچھتے ہین کہ جنگ کی کون سی خبر پر اعتبار کیا جائے۔ پریسیڈنٹ کروگر کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ڈیلاگوبے پر جہاز پر چڑھ کر بھاگ گیا۔ یہ خبر بھی اسی کارخانہ کی ڈھلی ہوئی ہے کہ جہان فتح پریٹوریا کی خبر گھڑی گئی۔ یا اور کسی کارخانہ کی ہے۔ اگر وہی کارخانہ جہان شین وہی سانچے ہین تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس خبر پر آمنا صدقنا کہا جائے۔ اور کیا وجہ ہے کہ فتح کی خبر کو اس سے مطابق کرکے معاملہ فہم شخص سرگریبان نہ ہو جائے۔ اس خبر کو آئے ہوئے ۱۱ روز ہوگئے۔ اگر یہ غلط تھی تو اب تک اسکی تردید کیون نہین کیگئی جب تردید نہین کیگئی تو معلوم ہوا کہ اسکے صحیح ہونے مین کوئی شبہ نہین۔ ہم یہ کہتے ہین [illegible] قابل فتح ہونے سے پہلے پریذیڈنٹ [illegible] انگریزون سے بھاگ گیا۔

اب فتح کیون چاہتے ہو

ٹرانسوال کی جنگ کا حال بھی عجیب ہے۔ ایک طرف تو یہ دکھایا جاتا ہے کہ ہماری فتح ہی فتح ہے۔ یہ مارا وہ مارا یہ لیا وہ لیا۔ اوسے چھینا اوسے چھینا۔ غرض ہر طرف اپنا ہی ڈنکا بج رہا ہے۔ ہر صورت یہی جیت ہے۔ ہر گلی کوچہ مین برٹش جھنڈا لہرا رہا ہے [illegible] ضرور دکھائی جاتی ہے [illegible]

اب ازگجہ سے نہین بچ سکتے

ٹرانسوال کی نسبت کامسٹر چیمبرلین نے آخری فیصلہ سنا دیا۔ وہ کہتے ہین کہ اب یہ تو ممکن ہی نہین جو ٹرانسوال اور فری سٹیٹ کو آزاد چھوڑ دیا جائے۔ مگر ہم انکو زیادہ مجبور نہ کرین گے انپر کسیطرح کی زیادتی نہ کرین گے بلکہ انگریز سے علیحدہ بھی نہ کہین گے جیسے کہ آسٹریلین اور کنیڈین رعایا مزے سے زندگی بسر کرتی ہے۔ ایسا ہی موقعہ ڈچون کو بھی دیا جائے گا۔ اگرچہ ہمکو یہ صلاح دیجاتی ہے کہ ڈچون کے دل مین جو انگریزون کی طرف سے بغض و حسد بھرا ہوا ہے وہ بزور شمشیر نکالا جائے۔ جب انکے سر پر جوتی اور بیٹھے لات پڑیگی تو آپ ہی دماغ کا سارا بل نکل جائیگا۔ مگر نہین۔ ہم اونسے یہ سلوک کرنا نہین چاہتے۔ ہم اسی بات کی کوشش کرین گے کہ جب تک سیدھی اونگلیون سے گھی نکلے تو ٹیڑھی انگلیان نہ کی جائین۔ مگر اس قوم سے کل ہتھیار دھروا لئے جائین گے۔ اور اون مین جو مادہ فساد کا سمجھا جائیگا اوسے زائل کیا جائیگا۔

ہائی ہمارے قیدی

ہمکو تو خیال تھا کہ پریٹوریا مین انگریزی جھنڈا لہراتے ہی ہمارے تمام قیدی جوش مسرت سے زنجیرین توڑ کر اسطرح ہمارے جھنڈے کے نیچے آجائینگے جیسے کبوتر بازی کی جھنڈی کے نیچے کبوترون کی ٹکڑی آبیٹھتی ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ بوئر ایسے بدمعاش نکلے کہ وہ اپنے بھاگتی وقت انگریزی قیدیون کو بھیڑ بکری کیطرح ہانک لیگئے اور کمبخت ابھی کہان گئے [illegible]

یہ نیا طوفان اوٹھا

خدا جانے آجکل ہماری بہادر گورنمنٹ کے ستارہ اقبال کی رفتار کیسی ہے۔ کہین دور و نزدیک کہین تو نہین کہین پا لیا کہ آئے دن ایک نہ ایک خلش پیدا ہوتی ہی رہتی ہے ابھی جنگ ٹرانسوال سے پورے طور پر فراغت نہین پائی تھی کہ مقام اشانٹی مین اس زور و شور کے ساتھ طوفان بے تمیزی اوٹھ کھڑا ہوا کہ ہماری بہادر فوجکو جانفشانی صرف کرنی پڑ گئی۔ اس جھگڑے کی بنا یہ بتائی جاتی ہے کہ اشانٹی مین بہت سی قومین آباد ہین۔ چونکہ وہ خود سر ہے اسلئے ہماری گورنمنٹ بہادر پر فرض تھا کہ بغرض تفریح طبع اوس مقام پر قبضہ کر لینے کی کوشش کی تھی چنانچہ اسنے پولیٹیکل تدبیرون سے اونکو لگا ہی لیا۔ پورے طور پر قبضہ تو نہین ہوا۔ مگر تھوڑی سی گفتگو کے بعد یہ فیصلہ ٹھہرا کہ تھوڑی سی جگہہ تم بھی لے لو۔ چنانچہ وہان کی قومین علیحدہ ہو گئین اور اس مقام کا کچھ حصہ انکے حوالے کر دیا۔ اون قومون پر اونہی کے سردار حکومت کرتے ہین۔ انگریزون سے کوئی تعلق نہین اونمین کئی سردار ہین اور سب کا دار و مدار ایک سردار ہوتا ہے اوسکے اجلاس کیلئے سونیکی چوکی مقرر ہے۔ کچھ دن ہوئے کہ اونکا بڑا سردار مر گیا اور آپس مین پھوٹ پڑ جانیکی وجہ سے کوئی مقرر نہوا۔ ہماری گورنمنٹ نے اس نقد مال کو کیون چھوڑ دیا تھی جب مطالبہ کر چوکی لاؤ یہ ہمارا حق ہے۔ یہ سنتے ہی وہ قومین بھڑک گئین اور انہون نے سمجھ لیا کہ اب یورپین چال شروع ہو گئی۔ ابھی کہ انکا انسداد کیا جائے۔ آپس مین صلح کر کے اسکا انسداد اونہون نے یہی سمجھا کہ انگریزونکو یہان سے نکال دیا جائے۔ اس خیال سے اونہون نے عام شورش برپا کر دی۔ بہت کچھ لوٹ مار کی ہمارے سپاہیونکا بھی نقصان کر دیا۔ منشلین کی عزت کرکری کر دی گورنمنٹ نے بلوہ فرو کرنیکے لئے ایک فوج بھیجی باغیون نے راستہ ہی مین اوسکی مرمت کر دی۔ گورنمنٹ بہادر کو بھون کھایا چند سپاہی جو بھی ... کر لیا غرض کہ وحشت ...

بدر الدین طیب جی کی تیز

مسٹر بدر الدین طیب جی جج بہادر بھی عجیب زندہ دل شخص ہین خدا اونکو امید سے بھی زیادہ عمر و عزت عطا کرے نہ جانے کیونکہ انکے بعد پھر کوئی ایسا نظر نہین آتا جو یون دل و جان سے قوم کی خیرخواہی کرے۔ مسلمان اسکا خاکہ اوڑائین جسکو حقارت سے دیکھین اسلام کا دشمن سمجھین مگر وہ اپنی دھن سے باز نہ آئے۔ یہ مادہ خدانے آپ ہی عطا کیا ہے۔ کیونکہ ہم ہین جو ... ہر دن ہے۔ آپکی ذات سے مسلمانون کو جسقدر فائدہ پہنچے تھوڑا ہے۔ افسوس کہ مسلمان انکی کچھ بھی قدر نہ کرین ... اسپر فقرہ ... کہتے ہین۔ دیکھو مسلمانو ذرا غور تو کرو۔ جج صاحب نے تمہاری بہبودی کی کیا اچھی ترکیب سوچی ہے۔ تم دو چار برس تو اسپر عمل کر کے دیکھو پھر اگر ترقیان حاصل نہ کرو تو تم سب ملکر مجسٹریٹ جج۔ لفٹنٹ گورنر۔ گورنر وغیرہ نہ بنجاؤ تو جج صاحب کا ذمہ اور اگر یہ مر گئے تو انکی آل اولاد کا ذمہ۔ ماشاء اللہ جج صاحب بھی ایسے بیدار مغز بلکہ عقل کے پتلے ہین کہ قوم کی ترقی کیلئے جو ترکیب تراشتے ہین وہ نہایت ہی سہل اور پھر فیل یہ کہ نہین ہلدی لگے نہ پھٹکری اور نہ کسی قسم کی محنت نہ مشقت لیجئے صرف (قرآت کیساتھ) اتنی سی بات ہے کہ بے غیرتی اختیار کر کے دیوث بنجائین۔ اور پھر مزے اوڑائین۔ چنانچہ حال مین بھی آپنے بڑے زور شور کے ساتھ اسپیچ دی ہے اوسمین جو مسلمانون کی ترقی کے لئے ترکیب بتائی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی عورتون کا پردہ اوٹھا کر بالکل آزاد کر دین۔ اور اونکو اجازت دیدین بلکہ ہدایت کر دین کہ وہ انگریزون سے خوب میل جول پیدا کرین۔ جب وہ ایسی سوسائٹی پیدا کرینگی تو اونکے خاوندون کیطرف انگریز آپ سے آپ رجوع ہو جائینگے اور جب دونون قومون مین اتحاد پیدا ہو جائیگا تو مسلمانونکو بہبودی بھی ضرور حاصل ہو جائیگی یار ... کو اسپر ... ہو گا کہ سوا مزے اوڑانے کے قوم کو ترقی کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ بیشک یہ اعتراض تو صحیح ہے مگر ہم

لو ہم ہی بتا دیتے ہین کیا یاد کرو گے

اس ترکیب مین جو بہت بڑا عیب ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانون کی عورتین آزادی کے ساتھ جب انگریزون سے بیباکانہ ملاقاتین کرینگی تو صاحب بہادر رسم و اتحاد کے آڑ سے اونھین محبت کے نظرون سے تکا کرینگے۔ اسوجہ سے اونمین تہذیبی مادہ پیدا ہو گا۔ اور انگریز اسوجہ سے دیسیون کیطرف مائل ہو جائینگے کہ وہ جن عورتون سے اخلاص پیدا کرینگے تو اونکے خاوند یا اور کسی رشتہ دار سے ضرور خلط ملط پیدا کرینگے پھر نتیجہ یہ ہوگا بے وحشی۔ ایسا غیر ہو جانے پر وہ صاحب بہادر کا بچہ اگر آزاد ملاقات ہو جائیگی تو کچھ تو اوسکی آنکھ مین شرم و مروت رہیگی۔ اچھا اب رہی ترقی۔ اگرچہ یہ بات بتانیکی نہین ہے کیونکہ مسٹر بدر الدین کو بھی یہ نہ سوجھی ہوگی مگر خیر ہم ہی بتائے دیتے ہین۔ قوم بھی کیا یاد کریگی۔ ترقی اس بنا پر ہوگی کہ جب انگریزون کے نطفے کا دیسی بیبیون مین خمیر اوٹھیگا اور تھوڑے دن بعد تہذیب کا پتلا برآمد ہوگا۔ تو بوجہ نیم لندنی ہونیکے گورنمنٹ عالیہ اوسکی قدر کریگی۔ اور اوسکو بڑے بڑے عہدے دیکر ممتاز کریگی کہو یارو سچ کہنا کیا ترکیب بتائی ہے۔ بڑے غضب کی بات ہے کہ ایسی ایسی ترکیبین بتانے پر بھی مسٹر بدر الدین طیب جی جج کی اہل اسلام قدر نہین کرتے مگر شاید مسٹر موصوف کی ترکیب پر عمل نکرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے ہی گھر سے اسکی بسم اللہ نہین کرتے۔ گو کہ اونہون نے اپنی عورتون کو آزادی کا سبق پڑھا دیا ہے۔ مگر ابھی ایک آنچ کی کسر ہے۔ وہ پورے طور پر آزادانہ روی سے کام لیتے ہوئے ذرا جھجکتی ہین۔ یہ نہین سمجھتین کہ جب ناچنے کو نکلے تو گھونگھٹ کیسا۔ جب اونھین قوم مین تہذیب پھیلانی مقصود ہے تو دل کھول کے پھیلائین۔ تاکہ بزرگون کا نام بھی روشن ہو اور قوم بھی اون کو دعائین دے۔ ہمین امید ہے کہ مسٹر بدر الدین طیب جی اپنی حیات ہی مین انگریزون سے خلوصیت پیدا ہونیکا انتظام فرما دین گے۔

اسکی بھی شامت آئی

یونان کیطرح امریکا کے بھی بیٹھے بٹھائے چل اوٹھی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی ہڈیان کھجا رہی ہین جو سلطنت ترکی سے عرفش کرنے لگا۔ حماقت تو دیکھو کہ بلوہ آرمینیا مین جو اوسکے مشنری مارے گئے اور گرجاؤن مین آگ لگا دی گئی۔ اب آپ کو اوسکا معاوضہ طلب کرنیکی سوجھی ہے۔ تین لاکھ روپے کا بل آپنے پیش کیا ہے۔ اور سنئے یہ بھی نہ سمجھا کہ انگلستان اور فرانس ایسی بڑی طاقتون کے نقصانات کی بابت معاوضہ مانگتے ہچک گئی۔ ترکی سلطنت نے دونون کو ایسی ڈانٹ بتائی کہ اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔ یہ سلطنتین اگر کچھ ترفش کرتین۔ رقم طلب کیلئے پاؤن پھیلاتین تو بجا بھی تھا۔ امریکا بیچارا کی جب ان سلطنتون کیسامنے کوئی ہستی نہین تو پھر اس سلطنت کے مقابلہ مین اوسکی کیا حقیقت ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اسکو بھی کسی نے ابھارا ہے۔ یونان کی نسبت تو لوگون کا زیادہ خیال انگلستان کیطرف تھا کہ اوسنے آگے دیکے اوسے مروایا۔ ترکی سلطنت کی قدم بقدم ترقی اس سے دیکھی نہین جاتی۔ رشک و حسد کے انگارون پر اسکا کلیجہ سوختہ ہوا جاتا ہے اسلئے اسنے یہ تدبیر سوچی کہ مرد میدان تو یونان ہے اور پیچھے سے مدد دین لیکن اسوقت انگلستان کیطرف تو خیال بھی نہین ہو سکتا کیونکہ یہ آپ ہی بیچارے جنگ ٹرانسوال مین پھنسی ہوئی ہے۔

کمظرف ایسے ہی ہوتے ہین

لوگ یہ سچ کہتے ہین کہ کمظرف چشم نرم اپنے مطلب کی ہوتی ہے۔ اس مین یہ مادہ ہی نہین کہ کسیکا احسان مانے۔ اسکو اگر کوئی سلطنت بھی دیدے تو احسان ماننا تو کیسا یہ اوسی پر غرّانے کو مستعد ہو جائے۔ امریکا ہی کو دیکھو کہ ترکی سلطنت نے اسکے ساتھ اتنا بڑا احسان کیا تھا کہ اگر اس مین ذرا بھی شرافت کا مادہ ہوتا تو ہمیشہ یہ حضور سلطان المعظم کے پاؤن دہو دہو کے پیتا۔ اونکے دم قدم کی خیر مناتا کہ اونہون نے بڑی مشکل سے اوسکو بچا لیا۔ جزائر سولو کے مسلمان اسکی اطاعت نہین قبول کرتے تھے۔ اور اونہون نے امریکن فوجکو ناک چنے بھی چبوا دئے تھے۔ امریکانے بہت زور لگایا مگر وہ کسیطرح قابو مین نہ آئے۔ آخر یہ حضور سلطان المعظم کے سامنے گڑگڑایا کہ آپ انکو فہمایش کر دیجئے چونکہ اوسوقت اسٹنمسل جو بہت بڑہا رکھا تھا اسلئے اعلیحضرت نے جزائر سولو کے تمام مسلمانون کے نام ایک پروانہ بھیجدیا کہ خاموشی کے ساتھ امریکا کی اطاعت قبول کرلین۔ آپکا حکم سنتے ہی وہ سب ٹھنڈے پڑ گئے اور مقابلہ سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور امریکانے اطمینان کے ساتھ اونپر اپنا انگوٹھا جما دیا۔ کیا اس احسان کا یہی بدلہ ہے کہ امریکن سفیر اتنی بڑی گستاخی کر بیٹھا کہ اوسنے سرنا کے جنگی گھر پر قبضہ کر لینے کی درخواست کر دی۔

مرتے مرتے بھی لو مرے

کمبخت ڈچون کو خدا جانے بگڑ لینے کا سبق کس استاد نے پڑھا دیا ہے۔ اسکی اونکو ایسی مشق ہو گئی ہے کہ کبھی اونکا حملہ خالی ہی نہین جاتا۔ ہماری فوج نے بھی اکثر مقامون پر کوشش تو بہت کی کہ کسیطرح ڈچون کی زندہ اسامیان ہمارے ہاتھ لگ جائین مگر ناکامی ہی رہتی تھی۔ مگر وہ کچھ ایسے مناقل کے داؤن یاد ہین کہ ہماری فوج کے پاس اونکا کوئی توڑ ہی نہین۔ کئی میدانون مین وہ کئی کئی سو کی کمپنیان لے گئے۔ اب اونکا ذکر کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ مگر اسکا افسوس تو ہمین ظاہر کرنا ہی پڑا کہ وہ ظالم مرتے مرتے بھی ایک پلٹن کو لے مرے۔

چنانچہ لندن کے ایک تار سے معلوم ہوا کہ ۳۱ مئی کو یومنری کو ڈچون نے بڑی طرح گھیر لیا۔ کچھ دیر تو ٹکر ہوتی رہی۔ آخر ہماری بہادر فوج کا سانس پھول گیا۔ دم اوکھڑ گیا۔ ہاتھ پاؤن رہ گئے۔ اس یومنری مین تین انگریش کمپنیان تھین۔ کرنل سپیرنگ افسر تھے۔ افسوس صد افسوس کہ سب کھیت رہے۔

ہائے ظالم ڈچو! آخر ہی وقت مین سہی تم نے ایسا گہرا زخم ہمارے کلیجے پر دیا کہ قیامت تک نہین بھر سکتا۔

ہندی کی چندی

یہ ایک تازہ ناول ہے۔ اسمین سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ زمانہ حال سے اسکا خاص تعلق ہے۔ سرکار نے جو ہندی کا رواج دینا چاہا ہے اوسکی برائیان اسمین نہایت خوبی سے ثابت کی گئی ہین۔ [illegible] ضلع آگرہ [illegible] مصنف مین [illegible]

چین کی بے چینی

مقام ٹینٹسن کے [illegible] چینی سلطنت کا نقصان تو جو ہوا وہ ہوا۔ اب اسی سبب سے بے چینی ہے کہ دوسری سلطنتین دخل در معقول [illegible] ہماری فوجون کے ذریعہ [illegible]

پہاڑ مطلع دھندلا گیا

خدا جانے ہمارے تار کون کمبخت توڑ جاتا ہے۔ ہمین تو یہ جنوبی افریقہ کی گرما گرم خبرون کی ضرورت رہتی ہے اور وہان اکثر تار ٹوٹ جاتا ہے۔ [illegible] جنرل [illegible] ہماری بہادر فوج [illegible]

بہرا ستنجا لڑگیا

مسٹر محمود بہادر پرادن کی زوجہ کرم بیگم جنکی ترقی پسند تھین۔ تو پہلے غضنفر کرتے تھے۔ اگر وہ بیچ ہی میں گل جا نکلی۔ خاوند شریف کی شکایت مین اپنے عرضی بھی لکھو گی تو ایسی زوردار کہ حاکمون کو نہایت غور کے ساتھ مسٹر بہادر سے جواب طلب کرنا پڑا۔ مسٹر بہادر باوجودیکہ بڑے نڑے تھے۔ اور دو ڈگریان اور بھی اون کے قبضہ مین تھین۔ ایک مسٹر کی ڈگری اور ایک بیرسٹری کی ڈگری۔ مگر لیڈی صاحبہ کے سامنے ایک بھی زبان خشک ہوگئی۔ لب بند ہو گئے۔ سچ تو یہ ہے بیچارے کرتے کیا۔ کس نیا موخت علم تیر از من۔ کہ مرا عاقبت نشانہ کرد۔ والا مضمون تھا۔ انھین حضرت نے بیوی صاحبہ کو آزادانہ توجہ دی۔ مردانہ ہمعصری کے اصول بتائے۔ تمام زمانہ کے حقوق سے آگاہ کر کر کے اونکو دیدہ دلیر بنایا۔ اوسکا صلہ بیوی نکلنے کا خاوند شریف کو یہ دیا کہ پہلے اونھین پر چوٹ کر بیٹھین تم جانو۔ یہ زمانہ بڑا ہماری ملکہ معظمہ کے فیضان کا۔ اس دور مین عورت کی ایک چوٹ مرد کی سو چوٹون کی برابر ہے۔ بھلا مسٹر محمود کیا تاب لا سکتے تھے وہ بیرسٹر ہین تو ہوا کرین۔ عورتون کی منطق کے آگے اون کی قانون دانی کیا کام دے سکتی تھی۔ لیڈی کرم نے ایک ہی رگڑے مین مسٹر بہادر کا نشہ کرکرا کر دیا۔ جب ہوش آیا تو سٹ پٹانے کہ یہ کیا غضب ہوا۔ دو ہزار کا مچلکہ ہو جانے سے زمانہ مین بدنامی بھی ہے اور پھر بیوی بھی ہاتھ سے چلی۔ غرض ناچار پاؤن جوڑے اور بنین منانا ہی پڑا۔ اون کے حوار نے بھی تسلی کا سہارا لگایا۔ لیڈی کرم پر جادو گر کا منتر کا جو چڑھا ہوا تھا خدا کرے اُتر جائے۔ مسٹر محمود کو ہم بھی مبارکباد دیتے ہین اور انکو نصیحت کرتے ہین کہ ہمیشہ کان کا پردہ جاب [illegible]

چونسٹھ ہزار اور تین لاکھ

ہماری بہادر گورنمنٹ کی سطوت و شوکت تو دیکھو بوئر لوگون کی باقاعدہ فوج چونسٹھ ہزار شمار کیگئی تھی مگر اتنی ہی مقدار کے مقابلہ مین اُسنے اپنی فوج کی وہ دھاک جمائی کہ رفتہ رفتہ ۳ لاکھ بھیج دی۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہماری بہادر فوج جسقدر وہان بھیجی گئی تھی وہ بوئرون کی ہیبت چڑھتی گئی تھی جیسا کہ کسی بہادر بوئر نے یہ ظاہر کیا تھا کہ جسقدر برٹش فوج آتی جائیگی ہم اوسکو کاٹتے جائینگے اور انگریزی افسر نے جواب دیا تھا کہ ہم بھی تمہین تمہارا ملک کاٹنے دینگے۔ گورنمنٹ کے پاس فوج بہت ہے وہ بھیجتی ہی چلی جائیگی۔ گو کہ برٹش فوج کی زیادتی پر لوگون کا یہ گمان بیجا ہو سکتا ہے کہ صرف چونسٹھ ہزار کے مقابلہ مین ۳ لاکھ فوج بھیجی گئی۔ اگر ہماری بیشمار فوج ٹھکانے نہین لگ گئی تو آخر گئی کہان۔ مگر ہمارے نزدیک تو یہ خیال ہی خیال ہے۔ ہماری فوج کچھ کاٹھ کی تو تھی ہی نہیں کہ وہ کاٹتے رہے۔ اور یہ تسلیم تو کئے لیتے ہین کہ بوئر فوج کے جسقدر سپاہی تھے اوسیقدر [illegible] بوئر فوج سے اسکی زیادہ تھے۔ یہ بھی ہم تسلیم کرتے ہین کہ بوئر فوج کا دل برٹش فوج سے بڑا تھا۔ مگر اُسکے کیا ہوا بہت بڑا ہوگا تو بس اتنا کہ تین چار ماشہ وزن مین زیادہ ہوگا۔ سو یہ کسر تین چار سو سپاہی بڑھا دینے سے پوری ہو سکتی ہے۔ تین لاکھ فوج کا مقابلہ کے لئے کیا کام۔ اتنی زیادہ فوج صرف اسلئے بھیجی گئی کہ اسی جنگ کے ضمن مین اور بڑی بڑی سلطنتین بھی رُعب مین آجائین۔ وہ اپنے دل مین یہ سمجھ لیں۔ کہ جب چونسٹھ ہزار کے مقابلہ مین تین لاکھ فوج آ دٹی تو ہماری تین چار لاکھ فوج کے مقابلہ مین تو [illegible] ساٹھ لاکھ فوج آ دھمکیگی۔ [illegible] انتخاب بھی کیسے [illegible] ہین پارلیمنٹ کے ممبر بھی [illegible]

آئیے - آپ بھی آئیے

شہزادہ جرمن بڑی شان شوکت سے اپنے ہمراہیون کے ساتھ ہند مین تشریف لا رہے ہیں۔ ادھر حضرت بڑی دھوم دھام کے ساتھ رعایا نے خوشیان منائین۔ غیر یہ تو جو ہوا اچھا ہوا۔ ہم بھی شہزادہ جرمن کو مبارکباد دیتے ہین مگر [illegible] ہوا کہ ولیعہد جرمن بھی ہندوستان کی سیر کا اشتیاق رکھتے ہین۔ بقول شخصے پوت کے پاؤن پالنے ہین نظر آجاتے ہین۔ ابھی [illegible] بھی نہ ہوئے ہین کہ ہندوستان کی طرف قدم بڑھانے کی وجہ [illegible]۔ اسکی تو ہم نہین کہتے۔ وہ ہمارے سر آنکھون پر آئین۔ مگر خرابی تو یہ ہے کہ ہندوستان کی ہوا اونکی آنکھ مین بھر جائیگی۔ یہان کا سبزہ زار اونکی نگاہ مین سما جائیگا۔ تو پھر وہی بات ہوجائیگی کہ پہلے اون کے اندر سے [illegible] یہان سے جانے کے بعد ہر طرف ہندوستان ہی نظر آئیگا۔ پھر اوسکے خوشگوار [illegible] کی سیر کیلئے جوانی کی [illegible] صاحب سے بھی درخواست کرینگے کہ آپ [illegible] ہین۔ اکیلا ہی [illegible] ہوگیا تھا ابھی دو تین لاکھ فوج کے ساتھ جاوینگے۔ اوسوقت بڑی مشکل پڑ جائیگی۔ ایک تو ادھر تو بیچارہ روس کی شکستوں کی خلش ہے۔ ادھر جرمن کی [illegible] کا اندیشہ [illegible] اور دھر [illegible] کا سا حال ہو جائیگا۔ ولیعہد جرمن کا ہندوستان کو دیکھنے کیلئے تیار ہو جانا خالی از علت نہین۔ پچھلے ہفتہ جو خبر آئی تھی کہ شہنشاہ جرمن کی بھی ہندوستان پر [illegible] پڑی ہے۔ بیچارہ روس کیطرح بیٹھے بٹھائے اونکو بھی پھر یہ کیا آ سوجھی کہ کسیطرح ہندوستان پر ڈنکہ بجانا چاہیے۔ کہین [illegible] کی تو تدبیر نہین۔ شاید یہ خیال پیدا ہوا ہو کہ جیسے زمانہ [illegible] کے زمانہ مین ہندوستان کا [illegible] ایسے ہی ولیعہد جرمن کو بھی [illegible] ہماری گورنمنٹ [illegible]

معرکہ آرائی

آئی بسلامت وہ کتاب بناتی حضرت پنچ یا وہ رہ اللہ تعا
حضرت تسلیم کب ہے جاپانی ۔ ایجاب مضامین تخمین
ڈیسپر کھین ملا جل کی جلد بندی اور استر تین کی جکڑ بندی
معزز بیٹھ کے وہ اتمی ہاتھ پاؤں باندھ کر اور ٹرے ویار
نگمین کر کے گھوڑے میں ڈال رکھا ہے ۔ وہ انکھو پر ہی کا
اور پرچہ وہ حضرات سر جنگ لے نے نامہ نگار اور
ہی اوپر سے اور بڑے اور بھیک کا پیالہ بنا بیٹھے ۔ اب تو
صرف الہامی تیر تکمین پر وار وہ ہوا ہے ۔ جامع
النواٹیس ۔ ایک ورق آگے ہی موجود ہے الہام
نہین توانر کیا ہے حضرت میں ہچ چوٹ ۔ ایڈیٹر نامہ نگار
نے طائفہ (آزو بزرگ وغیرہ) کو ذرا چھیڑے ۔ وہ اپنے
کرتے چوٹے اوتار کے دوات نکالین قلم ہاتھ میں لین
نونس نامہ نگار دست بقلم ہوکر اوٹھ بیٹھین ۔ اور پھر ہی
پہیلی بجھا دین ۔ کالا اوڑے لال نکالے آکڑون بیٹھے
پنا پٹ مارے ۔ حضرت یہ لال تو چھٹی پر ہی لڑتا ہے ۔
دو شکلین ملین تو کچھ نتیجہ پیدا ہو ۔ مگر لعل بھی نصیبے والی
ہی کو ملتا ہے ۔ ایسی پیٹ کی ہلکی طائفہ کی ہوس بھلے
تو تربوز سے لیا کرے ۔ مان ہمین بھی ایک آدھ ہی کو لال
میسر آتا ہے ۔ جیسے جیتے کو چنے کی دال کے لائق بھی دستیاب
نہین ہوتا ۔ خربوزہ تو پھر نجر کے حق شریف مین جنس
چھنا بھی دو رتہ خاک ہو گیا ۔ بس نامور زیر زمین دفن
کر دو اللہ تو کر ہستی پر دو تین برس ان نماز ہ بلا
دو نکلے گرگے اور گرگ زادے کچھ یون ہیچنے ہیچنے پھوٹ
پر ہو گئے ۔ چندہ ایسی ویسی چیز تو ہے ہی نہین ۔ یہ تو
شاہ بولا کی بڑے دو دھاری تک دو دھاری کرا دی ۔ جلی
تو کالج مین ہی پھوٹ گئی پھر معلوم ہونے پر معلوم نہین
کہان کہان پھوٹ گئی ۔ اب تو بڑے چھوٹے اور دھار
کے لگڑے گھیرے پر اوہار کر لیتے ہیں ۔ مگر اللہ زرد ہو ہا ۔

گوری مین تخم غبار کی تیہ دینے اور بچا بیٹ تو خصیہ آکر دیا گیا ہے
تخم کا خوف معاصر مستقیم پر کہ بخیہ بھی کالا شور کر رہا ہے سدا خدا
کرے ہیضہ ہو ۔ تو پھر یون تخم ہی مارا جائے آپ
اوس تفصیل سے ہٹکا طائفہ کو چھیڑنے ہی کیون لگے بغیر
رشوت لئے کچھ تو پیارے سے پیلے باوت و تاب سب
رشوت کے وبالی کیسب مین گرے ہوئے ہین ۔ پھر آپ کس
قطار و شمار مین ہین ۔ ہزاہا رشوت سگم جہان گئین ۔
نئے نئے نام سے نام پایا ۔ کہین بالائی آمدنی کہین مختانہ
کہین شکرانہ کہین نذرانہ کہین ڈالی کہین چہارم کہین
لاگ کہین جنگی کہین ٹیکس کہین محاصل کہین خراج ۔
مزا یہ کہ ہر ایک کو دوسرے ہی کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے
اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نہین سوجھتا ۔ رشوت ستانی پر
ادنی آدمی کی موقوفی بحال مگر اعلی کیلئے صیغہ مالی کی ترقی
کا خیال نہین تفاوت [illegible]
دفاطا آپ بھی انکے لب نازک تو کچھ منہ برائی لیکر اس
طائفہ کو چھیڑ سکتے ہین ۔ یہ چوری کا گڑ نہین جو میٹھا ہی
ہو کر بچ جائے ۔ یہ بازاری دان ہا شو سینہ زوری کا
قند مکرر ہے کہ زبان پر مزا آجائے ۔ اور کلیجہ کو بھی ٹھنڈک ہو

ساقی فہم

ذبیح دہلوی

تمہارے ظلم و ستم سے کہین پناہ ملے
گلے ثواب کے لپٹیا گئے گناہ ملے

مسٹر پیسی بہادر ۔ حضرت تسلیم نے پناہ ہی قبلہ زمانہ
کی بجہ کیوں ہے ایجاب تو پناہ مانگتے ہیں تھے کہ رات کو
برت ٹرے تخم کی باتین سامنے آئی کہین سے پناہ ہر
بھی کس بت ترے لہ لہ تو ہے ۔ اجی حضرت تمہارا ذکر
کیا ہے ۔ وہ تو تخم کی کھاتے جاتے ہیں ۔ اور اکثر فون کی
جاتے ہیں ۔ ایک ہی حملہ مین انھو بال باندھا غلام کر لیا ۔
اور طرح طرح ایسی سر پر باتین مشکل ہیانی کیسے پھر کر

ہمارا تو پہاڑ بچھا کیا ہے ۔ آپ نے ہمارے جنرل بہادر کیا ہے
کہا ہے ۔ یون بچے وہ تو جیت گئے تھوڑا تنگا کر دیا ہے
تو پھر کیا بچا رسوں کی فوج کی برداشت کا پتا اچھا لڑکا کیا
یہ آدمی اشٹان گیا تنان ہے ۔ بچارے ہندو مسلمان
پر نسبت خاک بڑا عالم پاک ۔ تو پھر کیا بچے یون سے خوب
نکالا و نیٹ بھی اب گنبد کے بل بیٹھنے لگا ۔ تمام دنیا سے
انکا اعتبار اوٹھ گیا ۔ اب ان کے دم بھانسی مین کوئی
نہین آتا ۔ پھر کیا پالیسی ہے کی رد ہو ۔ تو بھی ہے
اگرچہ قرآن کا بھی جادو بھیکتا ہین تو بھی منتا نہین ہے
اخبار اسلام سے مغلی انشین کی بیخ کنی سے بڑی
انکا کیا ہے ۔ بس وہ ہی نر تو ہے بکمبخت چاہو کیسے جانتے
ہی نہین مگر اپنا تعلق تھا دنیا مین ۔ اگر کہین تو جو
کے ساتھ بازار مین ملنے کا اتفاق ہوا ۔ اور ہیا صاحب
نے آنکھ ہی نہ ملائی تو جھٹ بول اوٹھے سے جناب نے
خود منع کر دیا ہے کہ رستے مین ہرگز بات نہ کرنا چاہیے
انکی صورت سے بھی واقف نہو ۔ آپ جا سے زندگی
کی چالاکی ہے ۔ اجی حضرت یہ وہ کمبخت بدذات قوم
ہے کہ خدا کی پناہ ۔ اسکے ملنے مین بڑے بڑے نقصان
ہین ۔ انسان عقبی مین بھی رو سیاہ ہو اور دنیا مین
سر بازار منہ کالا ہو ۔ جبتک چار پیسے گرہ مین موجود
ہین جبتک تو یہ لوگ پھیلا سہلا کر خوب خاطر داری
کرتی ہین ۔ ہر کسیکے سامنے تعریفین کیجاتی ہین کہ انکے
برابر دنیا مین کوئی دینے والا نہین ۔ اور جب میان
مفلس ہو گئے تو پھر کوئی سیدھے منہ بات بھی نہین
کرتا ۔ اور اگر بغیر ترقی سے چلے ہی گئے تو بیچارہ سر
سے دود کا بہانہ کر کے منہ سر لپیٹ کر پڑ گئین ۔
افسوس اگر یہ نہین سمجھتے کہ روپیہ کا دو پیہ گیا
اور عزت کی عزت ۔ بقول تجھے سے ۔ نہ خدا ہی ملا
نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے ۔ مگر
انکھون کے اندھے نام نین سکھ ۔ سب کچھ سمجھتے ہو
مگر نہین مانتے ۔ اور ہی یہ کیا فضول [illegible]

دہی تیار ہوا کرے سب سے پہلے قبلہ بسنتے جاتے تھے آپ تو خود ہی
بڑی زنانہ تھے ہر جیب نفیس سبھے کیا لطف باز بہت [illegible]
الحمد یہ ترود نرد چمکتے جہان اسکا زرلگا ہو ہوا
دنیا جہان سے کا موں سے تنگ ہوا۔ چند ہی دنا میں تو
کی سی شکل ہو گئی تھی۔ اور یہ حال ہوا کہ کوئی ہیر پھیر کے
سے تو دم نکل جائے سوا تو غضب ہے۔ اور تیکھے لہو
دار۔ تمام نہیں ہو سکتا اب بیچنے کسی طرح گھر کمین مشرق
کے رہنے سے تو باز۔ ننگ ہے ہے۔ کیوں سچ کہتا کیا
بہ جیب ہو جی ہے۔ ادھک آنکھی تیری پناہ ہے۔ یہی
دیدہ تو جیاست سے تعلق رکھتا ہے۔ یہاں تو انتظار ہی
انتظار میں جان نکلی جاتی ہے۔ خوشی منانے منانے دم
خشک ہو جاتا ہے۔ وہاں تیار ہی نہیں۔ آج کہیں تو
برسوں میں پرسش لی۔ ادھر نشاد تھا ہجوم آرزو کا
جھمگڑا رہا دن کاتا تا لگا ہوا ہے۔ رات بھر بستر پر
کروٹیں بدلتے گذرتی ہے۔ لاچار گھبرا گھبرا کر یہ شعر
پڑھنا شروع کیا ہے جو تمہارا لطف تو نے کرمی جھوٹے
وعدہ کرنا۔ تبھی منصفی سے کہدو تمہیں اعتبار ہوتا کیا
شعر نے کچھ ایسا اثر کیا کہ کچھ پڑھتے اور یہ نعرے ورق
پر جاتے ہیں۔ بمشکل تمام وہ یہ نصیب ہوا اور دل
مضبوط کرکے یہ شعر پڑھنے لگا [illegible]
گھبرا کہیں تو یاد بھی نہیں۔ اور کل تو رہتے سر میں
درد تھا۔ میری طبیعت آپ ہی اچھی نہ تھی۔ خوب
نا لیسی تیسی میں گیا تمہارا وعدہ۔ اور یہ کسی رقیب کا
مشکوکیا تو گالیاں دینے۔ یہاں دل میں گدگدیاں
ہونے لگیں۔ کیا خوب سہ کہتے تھے شیرین ہیں تیرے لب
کہ رقیب گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا۔ اور دو چار
ایسے ادھار چڑھا دے کہ جیب شیشہ میں اوتار دیا۔
اب کیا تھا قدموں پر سر رکھدیا لگے تحسین کرنے۔ میاں
نے کہا کیا خوب دوسرا جھگڑا چھیڑ دیا۔ اور بیاد
کر پھرانے لگے۔ مطلب ابھی منتا کی میٹ ہو رہا ہے
اپنا لعاب چاٹنے ڈھنتا ہوں کیا یاد کر رگے قبلہ سچ

اتنا بڑا ہے کہ ان سے بچ گئے تو بار ہوں سے پناہ ہو کر
استغنا بھی زور دیئے ہو جو تعریف ہوتی ہے کہ سکا
ٹھکانا ہی نہیں۔ اور جو کوئی چیز منگوائی جائے تو یہ
کہ مل جاری آ نکلا۔ اور جو واپس کرو تو گھبرا
جاتا ہے کہ ہمارے دستور العمل دیکھ لیجئے اب
دستور العمل کو جانا چاہئے۔ اور خوش ہو جائیے۔ غرض
یہ ہے کہ دنیا میں ایمان تو کوئی چیز ہی نہیں ہے۔

ما فسم

میان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ

نقم

یہی بناوٹ کا خواستگار آسمانی مخبر تعلیم و لوی۔

فالینگ



تو تترو تترو تترو تترو۔ تو ت تترو تترو تترو۔
تو تترو تترو رہ بیچ پہاڑ وہ دو۔ و لو تو۔ ایمن یہ صبح
صبح فالینگ ہا جنگل گیا ہوا۔ واہ واہ بیٹ میں ایک
پہر دن چڑھ گیا ہے اور ابھی صبح ہی ہے۔ بڑی گی
ذر کیا ہوا آخر نہیں تو ہو سواری تنگا سی ہو گئے تو کیا
ریاست میں غفلت کی نیند میں بھی کچھ دام خرچ ہوتے
ہیں (افسوس) فدوی ہوشیار ہو غفلت دور کرو آج
قیصر ہند ملکہ جہان داد کیا جشن ماتم کے پرچے پہنے
جائیں جشن و خلعت و ملکہ کا جشن ہے آج سب فوجی
لوگ لیس و پیس ہو کر سلامی کو جائیں گے۔ باجہ بجیگا سلامی
سرکیجا ئیں گی۔ اوہو۔ تو آج بڑی کیفیت ہو گی بس یار
بھی جی جان کو دو جانا ہے۔ وہ پیالی کی وردی
ڈانٹ چلنے بھیجے اول سے قبل۔ اور فوج سو جشن تیر
تیلی ہال سبھی بیٹھے۔ اسی خوشی میں جیب خالی کر دی ایک
پیسہ کمبخت کہیں بھولے سے جیب میں کب ہوا پڑا تھا۔
اور سکو بار گراں سمجھ کر منہ لال کر لیا چنانچہ ایسی ضرورت
تو نہ تھی لیکن خوشی منانا بھی لازمی بات تھی جا جئے

گوانہیں قدری ختم کر رہ بھو ابیوت کی تیغ دو تیغیں بان در سر
ہو کر بیٹھ گئی ہیں۔ چھوڑ سی واقل یہ یہ بھی تنین حاضر کا طر
اغیار جسد بیجین تھا۔ کون آگے کوئی پیچھے جنے باتیں میں مچ
تجھے چپ باپ ہا نکالیا۔ اس طرح میں کمی بیشی بھی تھی۔ معلوم
ایک قاعدہ گھیرا تھا۔ بیٹا ان لوگوں کے ساتھ ذیل
چال کون چل سکتا۔ اگر سواری تھی تو کیا ریاست کی
تو نہیں مانگے تانگے کی تھی۔ دوسرے اوسوقت کسی کے
لازم ہی تھے۔ جیسے ہی حضور والا ہم کرانڈ لیلڈ پر ہو
ہی ہے کہ پہلے سلامی لی باڑھ نے فیب تین گگ باڑھ
کے نہار کے پھلکے پھلنے شروع کیا تھا ہتھیار کیا
جیسے اعجاز کی ہی انتظام ہے۔ اسیلئے سے ہو باڑھ
گئیں۔ اور تین نعرے ہرہ کے بہت بلند آواز
بچاتے بیجے۔ داہنی طرف گورہ ریجمنٹ کے اور بائیں
کل والنٹیر اور درمیان میں راجپوت لیس کر گئے
میشری افسر زرق برق وردیاں پہنے تمغے لگا
درجہ بدرجہ کھڑے تھے۔ جنگلے کی چاروں طرف زر
کی باڑھ تھی تہذیب دار لوگ دور سے تماشا دیکھتے
بھائی وہ کون لوگ تھے میاں تم نہیں جانتے۔ سہندرستانی
صاحب لوگ نا۔ کون سنجیدہ تو یہ تجیر ہی تجیر ہی۔ لیکن ایک
بات ہے میں سر تجیری کہتا تھا۔ کہ سنجیری تجل پڑا ب
جانے پہاڑی باشندہ اکثر گفتگو میں غش غلطی کر
میں۔ سر کا سے چھوٹ گیا۔ اچھا تھا سنجیری ہو گیا۔
آپ بھی ترکی تو بی سر کہتے ہوں تو تھوڑی دیر کو
تصور معاف فرمائیے۔ اسمبلی روم میں یورو
جنٹلمین اور ہندوستان فرنگ کوہ قاف کی پریوں
بال و پر رشک کی آگ سے جلا جلا کر تماشہ دیکھتے۔ بھو
میاں سمجھا دو اگر تم ہوتے تو دیکھتے جو لطف جشن تھا
اور ترجمہ نہیں۔ یہ آزادی بہار سب عنوان
چار رہا جاتے جیتا از غسل جیسے جشن کا ۱۰۰ آدمی
سے گر نا ہے میدان میں فوج تھی۔ والنٹیر کلب ہی میں
ممبر تیرے بیٹے تھے۔ اسمبلی روم کے شمالی کی جانب

شہر کو نہر ... گلشن میں ... [illegible]

کی سو سے روز ... کا فرنڈ کالن ... بڑی بزرگ

بڑھنا ... علماؤں کا ... وہاں ... تڑپ کرنے کو

بت کاتی تھیں۔ ... ہوں ... ایک طرف سے آکر ایک

بڑھے ... [illegible] ... رخصت ...

کی ٹھہراوی ... آئی ہیں مگر نہری ... کا ... طرح طرح کے

... اور ... ڈر گئے تھے۔ تالاب میں

کشتی گھر کے قریب دو بالی کشتیوں کی طنابوں میں جھنڈی

جھنڈی ہر قسم کی لگائی ہوئی جنکا عکس تالاب

کے پانی میں بہت خوشنما نظارہ تھا۔ شام کو بہت سے

تماشے گرانڈ میں کھیلے گئے سب میں فوق

دوڑ تھی جو وسط تالاب میں ہوئی تھی جسکو ایک بڑا

گورنمنٹ پریس میں ہوا۔ آپ جانتے ہیں بگڑے

دل رستی کابل جنتے ہیں بی جان کے گھر جا در

بچھڑا کو بلا جو بریلی سے آیا ہوا ہے جسکا نام جھنبو

جھم جھنا نانا جھم جھنا نا خوب جھکے سے گا

... انکو معلوم ہے صدقہ میں فریب تصدق کردیا

ملا کے گھر والوں کو تکلیف دیں گے کہ تم سمجھا کر دوبارہ

ورود یاست کی ... بندھی کی ... گھیروں کھانے اور

... ہو جائینگے ... سمجھانا بھی ہمارا ہی کام ہے۔

... کچھ ہی خیالات مدنظر رکھئیے لیکن ... اللہ کی تما

... غتا بی۔ اپنا اوڑھنا۔ اپنا بچھونا۔ یہی جلسہ

دوسرے روز ... میں ملازمان گورنمنٹ آفس کی

... سے کرایا گیا جسکے مہتمم شیخ صاحب علی صاحب

... صاحب ... آنکھوں والے اور ... خاز تھے علاوہ

... کرکے بہت سے ... خاص گوہر صاحب ... صاحب

صاحب۔ اختر صاحب اور ... بی اماں جان

... تھے لیکن جادو ... و مرد ... بسیار ...

... لوگ اپنا منصبی فرض ادا کرتے ...

... جیسے ہی کر ... گئے بہتر صاحبان آنکھوں

... گئے ... و گیارہ ... چلے

چلے آتے تھے ... مسٹر ... صاحب ... اور تماشائی ادھر۔

۱۴ ق

[illegible] ... ڈبل ایم کے ... کالا ... [illegible]

بنگئے گلچین گل باغ سخن ... ہمنے وہ پھول چنے ہین جو گلستان مین نہین

یار ہم ... بند ہوگا۔ کہو جیسا مزاج ستھرا کر دیا۔

واللہ آپ ... عجب تماشے ... ہیں سمجھا کچھ تو کبھی

کہاں تو وہ شعر سخن کی شور شوری تھی کہ چشم ... دو

اعراب کہاں یہ بے تکی۔ جیسے ان تلوں تیل ہی نہ تھا

گویا۔ اعلیحضرت کیا عرض کروں۔ کچھ کہا نہیں جاتا۔ وہی

مثل ہے ... ولیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد

وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد۔ بس یہ سمجھ

لیجئے۔ کچھ ایسے ہی امور ... ہیں کہ یہ سلسلہ منقطع ہو

گیا۔ اور ... لیجئے اپنی ... تکالیف فرما کر آپکے

ناظرین کی دلچسپی کے لئے کچھ ... گر دو ... ڈھیر کئے

ہوئے ... دار اشعار چن لئے ہیں کہ واہی واہ۔

بسمل ... نظر ... کی۔ مولانا ظہیر ... دہلوی

بوسہ رخسار پر ... دل ... مل جائے ... جھگڑا

... مولانا لیجئے اور ضرور لیجئے ... غلطی کی

... کے ساتھ ہی سیر ... کی بھی مٹی خراب

کیجئے۔ حضرات ناظرین دیکھئے سنبھلے ... رکھئے۔

کہیں ... بڑے۔ مولانا بے تکلف ... صاف

فرماتے ہیں ... کہتے ہیں وہ اب تو سونے دے ہیں۔

سب ترسے ارمان پورے ہو چکے۔ نہیں نہیں مولانا

کہیں ان فقروں میں آ گئے گا۔ یہ جوڑ ... بھی

موقع ہے۔ ... حوصلا ... جناب جلال

لکھنوی ... کہنا کیسا وصل میں ... گلے

ملے ... سب ہو چکے یہ بار ... شکر ... صبح

ہی ... خیال ... کار ... خدا

کروں فلک ... مجال ... کچھ ... اتفاق ...

... بچھڑے ... میں ... نالاں ...

... رشتہ ... بلکہ ... وارث ... باہم وصل

میں ... ہیں جیسے ... وصل کی ... کا ...

بہم ... ہو گئے ... دل کھول کے ... کہ اس ... وصلی

... بقول ... سے ... رہی جانان ... تازہ لطف ...

... گئے سب ... ہوا ... کیلئے ... چند

کام آئے۔ ... ہو چکے ہیں ہم ... نے

... جب سبو و شیشے خالی ہو چکے ... غضب

ستم ہوا۔ مگر ... انصاف تو یہ ہے کہ خود کردہ را علاج

نیست ... اگر اب ... ہے ... رنج کیا اور کا

جسے خود کھو چکے مسٹر جلیل لکھنوی ... بو ...

... جھگڑے بہت ہونے ... کے دو ... خبر ...

... گئے ... کچھ ... سمجھ گئے ... تھے مگر

... اس ... کی لنگی میں کچھ ... جا ...

حضرت ... لکھنوی ... بھی کچھ ... انتظار ...

... کئی دن ہو چکے اعلیحضرت ابھی سے گھبرا گئے

... ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے آگے دیکھئے ہوتا

ہے کیا۔ جناب ناز ادا ... کرتے تو ... میں ...

... وہ ... کلیجے کے پار ہوں ... اب ...

میں کچھ ... آئے ... منہ کی ... سے ... ہو چکے

خیر صاحب ... ہم ... عاشقی بالائے ... کر

مسٹر ... کا ہو چکا آیا ... جلوہ آرا ...

... دولت ہو چکے ... غضب ... اسدی

اسقدر ... اور کوئی ... کی

گا ... اگر ... پڑے ... نہ ... پوچھئے۔ ...

بادن ... ورق ... کر ہے ... کا۔ ...

ایک ... رات کے ... ایک

پاؤ ... وظیفہ لاتقنطوا ... شاغل ہے گا۔

تیسرے دن ... کا ... لے ...

کا ... دولت ... حاضر ... تو ... کا ...

نے زمین و آسمان تہ و بالا ہیں پیچ تاب کھا کر ستارے گردش میں
کبھی - بھیا کمال ہے - ایک دوسرے پر ہزاروں عنایتیں
آپنے دین ہر پشیمان ہو چکے - آمین آمین صاحب یہ کیا - ابھی
تو پہلا ہی مرحلہ ہے - جناب ضرب المثل زبیٹ - کہ کس طرح
دیر ہوگی - (باقی آئندہ)

مرا قسم

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر
ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے

بقلم فتنہ - از بمبئی -

درد دل کچھ کہا نہیں جاتا
اور چپ بھی رہا نہیں جاتا

بھائی پنچہادر! طبیعت عجب مخمصے میں ہے اور دل کا
نہ جانے کیا عالم ہے - لیکن سب سے زیادہ یہ مشکل آ پڑی ہے
کہ اپنے درد دل کا اظہار بھی نہیں کر سکتے اور بغیر ظاہر کی
بغیر اس نکالے رہا بھی نہیں جاتا - اس کمبخت دل کا برا ہو
جسنے بیٹھے بٹھائے خواہ مخواہ کو یہ درد پیدا کر لیا - اور
ایک دلربا حسین کے نگاہ ناز سے گھائل ہو گیا - اب ہر وقت
وہی پیاری صورت اور وہی نشیلی آنکھوں کا سمان
نگاہوں میں پھرا کرتا ہے - ورنہ میں کیا جانوں مجھے خبر
کیا؟ مرغ کس کو کہتے ہیں تعلق کیا؟ آپ جانئے طبیعت کا
تعلق تو بہت ہی برا ہوتا ہے - ہر دم وہی خیال دماغ میں
موجود رہتا ہے جس سے ایک قسم کی انقباض کیفیت پیدا
ہوتی ہے - راتوں کو کچھ تو ہجران نصیبوں کو نیند ہی نہیں
آتی - اور کچھ کمبخت مچھر ایسا ستاتے ہیں کہ توبہ ہی بھلی -
ہزار خوشامد کرو - لاکھ سمجھاؤ ستا رو پیٹو - اور ہر طرح سے
ہوا جھڑ دو - مگر کسی طرح دفع ہی نہیں ہوتے - یا تو کانوں
کے پاس آکے ایسی مسلسل حسین آوازیں نکالتے ہیں جیسے
خواہ مخواہ کسی کو پچھلے کے گانے کا خیال آ جاتا ہے - یا جا بجا
بیٹھ کے نیش زنی شروع کرتے ہیں غرضکہ کان میں دم

کر دیا ہے - خدا بچے ان مچھروں سے کہیں؟ چین سے کروٹ
سونے دیتے نہیں - آج کل اس سبب سے اور بھی پریشانی ہو
کہ کمبخت موسم بہت ہی خراب ہے جسکی وجہ سے اپنا کوئی
ہمصفیر نہیں - ہائی اگر کہیں برسات کا جنون زا موسم ہوتا
تو پھر دیکھتے ہم کس طرح باغوں سبزہ زاروں سرسبز
پہاڑوں اور وادیوں میں بیٹھے ہوئے اپنے ہمصفیروں
کے ساتھ فریادیں کرتے - گرجنے والے بے اختیار ہوکر دونوں
ہاتھوں سے کلیجہ تھام تھام لیتے - کبھی تو بھنوروں کی طرح
ان بھینی بھینی خوشبو والے پھولوں پر کھلے نثار ہوتے
گائے گل یہ تو خوش موسم تو بوئی کے داری" اور کبھی
کوئل کی ہم آوازی کرتے - کبھی پپیہا کے ساتھ کس درد ناک
آواز میں بے اختیار ہو ہو کے پکارتے اور کبھی یہ کہکے
بلبل شیدا کی ہمصفیری کرتے - کہ سہ آہ فریاد کے کریں
آہ و زاریاں نہ تو ہائی گل پکار میں چلاؤں ہائی دل؟
غرضکہ موسم کی خرابیوں کے سبب سے دل کی دل ہی میں ہی
جاتی ہے - نہ کچھ کہتے بنتا ہے نہ سنتے - اور کہیں نرگس
سے - ایک صاحب خواہ مخواہ کے عاشق زار بنے ہوئے ہیں
میرے پاس آ کے گئے ان میں ان طالبے نے اونہیں
اپنا ہمدرد پا کے ہمراز بھی بنا لیا - اونہوں نے سب حال جا کے
محبوب سے کہدیا اور طرہ یہ کر وہاں سے آ کے مجھ سے اپنی سچی
راز داری کا اظہار بھی کر دیا - کہنے لگے میں اونسے کہہ آیا کہ
وہ تم پر مرتے ہیں - واہ راز داری آپ ہی پر ختم ہے -
اور پھر وہ اوپر ہی سے کہ میں نے اونکی شان میں جو
یہ شعر کھینچ مارا سہ کہدیا اون سے حال دل جا کے
سخت مہمل ہے رازداں اپنا ؛ ایک صاحب ہائے وائے
کرتے ہوئے آئے " بھئی ہم تمہارے ہمدرد ہیں - آخر
کہو تو کیسا گذری - اور کس طرح دل بے قابو ہو گیا " یہ
ذات شریف اونچی صورت سیرت سے ناواقف محض تھے
اور لطا ہر دوست بھی تھے - خود بھی رند مشرب اور عاشق
مزاج تھے - ان سے کہنے میں چنداں مضائقہ نہ تھا کیونکہ
بھی ملے - اور لیجا کے دکھلا بھی دیا جسکے نتیجہ میں اس شعر کا

مصداق ہونا پڑا سہ حسن اوس پر وشن کا اور پھر بیان
اپنا ؛ بن گیا رقیب آخر تھا جو رازداں اپنا ؛ غرض کہ ابھی
طرح کچھ جب دو چار زکیں ہمیں تو سلیقہ کچھ حاصل ہونگی
اور خیال کیا کہ جیسی کچھ بات چیت کرو ذرا سمجھ بوجھ کے اور ہر
پہلو پر غور کر کے - اسکے بعد جو زیارت جانان نصیب ہوئی
تو خوب گھل مل کے باتیں کرنیکا موقع قسمت سے مل گیا - یوں
ہماری نسبت چاہے جس طرح لوگ خیال کریں لیکن ہم تو سرا سے
صورت اور سیرت کی کسی بات پر عاشق ہی نہیں - آخر جانا
تک ہو سکا - گلشن حسن و جمال کی گلچینی کی اور بدنصیبی سے
پھر وہی روز فراق دیکھنا پڑا - رخصت کا وقت بہت سخت
تھا - دلدادگان الفت محبت جانتے ہیں کہ دلدادہ بھی ہوتا
کہ وقت کیا کچھ بن جاتی ہے - ہم سچ کہتے ہیں ہمسے تو اس
وقت کچھ بات بھی نہیں کیگئی - اور چپ چاپ سر جھکائے
ہوئے وہاں سے چل دئے - اس مختصر ملاقات کا حال اور
گذری ہوئی باتیں ہمارے پہلے رازدار نے ہم سے ہر طرح
دریافت کر لینا چاہیں مروت میں آ کے ہمنے جھوٹ سچ
دو ایک باتیں بتا دیں - اسکے بعد اپنے جی میں ٹھان لی
کہ سہ اب عشق و وفا کا کبھی چرچا نہ کرینگے ، مر جائیں گے
لیکن اونہیں رسوا نہ کرینگے - اب ہجر میں جو کچھ ہم پر گذرتی
ہے اوسکو پنچہادر ہی جانتے ہیں - دن رات سوائے یاد جاناں
کے کوئی خیال ہی نہیں - ورنہ ہم تھے اور سفید گلی - سنتے
تھے کہ اصلی اور سچی توجہ ضرور موثر ہوتی ہے لیکن ہمیں
تو اب شیریں کی یاد میں تلخکامی ہی کیساتھ بسر کرنا
پڑتی ہے - بہت تری کہہ سکا برا ہو - کمبخت نے اس زور
سے جو تڑپ میں کالا نار بیچ کی اونگلی سے کھجانا پڑا اور جانا"
کئی مرتبہ کرنال میں نذر نار کر چکا ہے - اسپر تبرا اور چھوڑ
دیتا ہوں - اگر ابھی اینجانب علیہ الرحمہ کے مراتب میں فتور
ڈالا تو کچھ ہاتھیوں سے کچلوا دونگا - بس طبیعت
منغص ہو گئی اور خیال بٹ گیا - سراقسم

کچھ بات نہ جن میں کیا کچھ؛ بکچھ سمجھے خدا کرے کوئی :
بقلم ہمیں سب جانتے ہیں - از رسیلا بو

طاعون ملعون کی فیاضی

پنچ تو چار مہینے تک پر بالا پنچ بہادر بمبئی زور شور کے ساتھ فصل بہار میں دورہ بمبئی کا دیکھا اگر سلام شوق کو اسپیشل ٹرین سے ارسال کرتا ہوں ان ابھی آپ ایسے سلام سے گھبرائے تو مزہ جب ایسا خوف نہ کھائیے کانون کو پیٹ پیٹ کے ایک طرز ماجرا سنگر سنئے کہ اس طاعون ملعون کی بدولت خلقت آدمی جان نچہ بھر و خاک کیا۔ در بار دیکھا لکھو کہا گھر خاک سیاہ کیجئے گنتی نیر فلاسفی جہاں ہو غرض انتقام لو نکلا ہو کر آخر جہلا بد معاشون نے اپنے بادشاہ کو قتل اور شفقت الطاف خسروانہ کرنے پر بھی دشمن گورنمنٹ کا سچ تو یہ ہے سلطنت سلطانی اسکا نام ہو کر سب کچھ بکنے پر بے تصور کرکے رعایا بعض بادشاہ طبیبے مصداق ہے بصحت کہاں تک سمجھ بکنے آپ لگے شکری ہونے ہو کیسی ہے یہ بہتان الزام کھائے گئی ہیں سلسلہ انتظام جاری گھٹا اپنی ہوتے تازہ آئی کرانا عو ملعون کسی طرح قوم ہندو ہو یا مسلمان جھگڑے اور رعایا جان نثار بھی دعائیں کرتی رہی کہ اللہ اسکو دفع کرے لیکن ظلم ستمگری اس ملعون کی فیاضی تو دیکھئے کہ کتنے ہی لقط داروں ذرا یا گھر بھر لیا۔ لال پگڑی نے خوب خوب مٹھیاں گرم کریں گشتون گورنمنٹ سے سند نامی حاصل کرکے باہر ایک مقرری ہاتھ لگا مزہ تو یہ ہے کہ اندرون کے دیکھا دیکھی والنیں جبرے بی منہ میں پانی بھر آیا۔ سمجھے ہم بھون کو دیا کریں اور ہم بھی نہیں سہ گئی پھنسے ہو اور دن کی طرف بلکہ فتر بھی تو اسے خانہ بر انداز مرے کچھ تو ادھر بھی ہو اور ہمون نے بھی یار دون لیا اون۔ مقاولون کمیٹیاں دون ایسے غیر سے تنبو تیر دن کو دام بیدام ربھی کرگئے جھٹ ایک درخواست بایں استدعا دھر دے عطر لس کی کہ چار ماہ جہت سخت جانفشانی وجہ قدر کی ہے مستحق ممتاز میں۔ دیکھئے سرشتہ داروں کو دیکھئے معلوم خدا جانے قدرت یا کسی نے انکھیں ایسی سی دی ہیں کہ سرکاری تنخواہ غار گرد و غبار اور راہ ظلمات ہو رہی ہو اسکا ذرا بھی خیال نہ کیا یا کہ بھی دیا اندھا ہو اور جھٹ تحریک کی دستخط

کرکے کر دو سو روپیہ مستدعی کو دے دیا۔ ایسی کیجئے علاوہ ان کے میونسپلٹی کی غرضیں کا بھی لحاظ نہ کیا۔ ان سین ہیں ... پارٹیون کو طبیب کا مزہ تیکا سے آفرین اور کرین جو ... تو ہو حافظ شیخ مرحوم مجلس ... اس تسلی ہے ... افسر اعلی کا کیا حکم نفاذ آپ ... ایسی ... کے ... کرشن والیں جبیں میں تو پڑ رہا ہیں ... پرواہ ہوگی یہ بہتر ہے کہ یہ تر انسوال ... میں دیا جاتا ... تمکم شریف گرستہ ... سوال پر ... کر دیتے ... کرینگی اور رعایا محروم فیض میونسپلٹی تو نتیجہ استغاثہ ظاہر ملعون کا ٹیکا اور گورنمنٹ عالیہ بھی نقصان عظیم اٹھائے بچ جائینگی۔ ان بھی یہ تو سب جا اگر مستدعی کو کہ پہلے تو تعریف آپکا نام بے عیب دامن تھا۔ دولت جھرمی نے جو دستہ ... (خان) کا دھبا جیسے لگا دیا آگے کا کیا ... ایسی عاقل گورنمنٹ سے سفارش کرتے ہیں کہ واسطے عزت ... کے دشمن کا دم کلا آگے لگا کر اس ناتمام نام کو پورا ... کرتے پیچ شاہان چہ عجب گر نبوازند گدا را ... اس خطاب کے عطا پر مبارکباد دونگا خوشیاں کیجئے مزہ اڑا گر انشاءاللہ ملعون کی فیاضی آپ ہی پر ختم ہوگی۔

واہ رے زبیر بہادر بمبئی پنچ۔ خدا جانے آپ دیر لیسنے کر رہا ... سے ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام و نزول حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر کو کھٹا کھٹ کھٹا کھٹ اس زور سے چھاپ کر پبلک صدا ملعون کے کان تک جا دھمکی شاعت کر فور ... ایسا نعرہ دھاڑ کر آخر ہماری عاقل گورنمنٹ نے بکو جرمانہ بالکل اٹھا دیا۔ صرف احتیاطی ڈاکٹرون کی ڈیوٹی باقی ہے خدا نے چاہا تو اس بیماری سے بھی ہماری گورنمنٹ عنقریب سبکدوش ہوجائیگی۔ کیون نہیں۔ پھر تو آپ بہادر ہی بہادر ہیں۔ افسوس پاس نہیں ورنہ کتنی ہونٹک دیتے۔ بیجئے اعجاب علیہ الرحمہ قلم ہی کی تحریر سے آپکی پشت بہادری ٹھونک ... شاباش مرحبا کم ... کار زیرہ مردان چنین کنند۔

راقم

و بجرم ہو جشن کی سب کمیٹی بند کر دی گئی

... گرچہ بھی نہیں
... جہازونی ...

خبر ورمی ... بتاریخ ... مطابق ... بزرگون کے ... میں تمام مشائخ و معزز ... وغیرہ تمام ... بڑا جلسہ ہوئی جس میں ... ولد سید عبد الکریم الدین الرفاعی ولد سید ... الدین الرفاعی القادری سجادہ نشین اپنے برادر زادہ سید قطب الدین المعروف ... میان ولد سید علی رفاعی القادری کو ... تجمل کے ساتھ خانقاہ ... میں لائے اور بجناب سید زین العابدین المعروف سید زین صاحب ... رئیس شیخ الاسلام کے دست مبارک سے تمام مجلس کے روبرو عمامہ سر پر بستہ اور شانہ پر تسبیح پہنائی اور مذکور سید قطب الدین کو سجادہ نشین ان کے چچا کے کیا اور پھر بڑے تجمل کے ساتھ مذکور کو مکان پر لائے۔ بعد موافق طریق بزرگون کے فقرا ان نے طریقت کے عمامہ کو اپنے دست لگا کر سر گروہ ... کو اجازت دی۔ ساندا تادون نے مذکور سید قطب الدین کو عمامہ بستہ سجادہ نشین کیا جس سے خوشی کی مبارکبادی ہونے لگی۔

راقم

محمد خان حسن ... بمبئی۔

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسی می آید

ہم بڑی خوشی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ عالیجناب حکیم سید محمد رسول خان بہادر طبیب خاص سرکار بڑودہ نے حسب دھرا بعض حاضرین شہر بیان جبکہ تعقید رونق افروزی فرمایا ہے اور جناب محتشم ... سلیس ... کپنی کے سامنے والی بلڈنگ میں فروکش ہیں یہ نیاز مند بھی شرف بار یابی سعادت ہوا۔ فی الحقیقت جناب مخدوم کے اشفاق و اخلاق کریمانہ مصدق ہند ... پر ... بیز ...

جاسوسوں کی خبریں

رپوٹر بو کینسل سے تار دیتا ہے کہ دشمن اب تک لنگس نیک میں ہیں۔ اور فری سٹیٹ والوں کی ایک جماعت ہیڈلبرگ کی حفاظت کر رہی ہے

۳۰ مئی کو کرنسٹڈ والوں نے ایک توپ اور سامان رسد اور گولہ بارود کی گیارہ گاڑیوں پر قبضہ کیا اور رسکی؟

رپوٹر لورینزو مارکوس سے تار دیتا ہے کہ ٹرانسوال سے تار آنا ہی بند ہو گیا۔ تازہ خبریں مظہر ہیں کہ پنجشنبہ کے روز ... جوان پریٹوریا کے اطراف تمام مورچوں کی بڑی ہوشیاری کے ساتھ حفاظت کر رہے تھے اور ایک بڑی فوج ڈچوں کی ... میں موجود ہے۔

جنرل رنڈل کا ڈچوں سے لنگبرگ کے قریب مقابلہ ہوا۔ کئی گھنٹے سخت لڑائی رہی ہماری بہادر فوج میں سے صرف ۳۰ مقتول اور ۱۵۰ مجروح ہوئے۔ باقی حال معلوم نہیں

رپوٹر ۳۱ مئی کو ... سے تار دیتا ہے کہ ۲۹ مئی کو جو جنرل رنڈل نے ڈچوں سے سختی کے ساتھ جنگ کی ان کا یہ منشا تھا کہ ڈچوں کو سنڈلی سے نکال دیں کیونکہ ڈچوں نے ... سے ۱۰۰۰ ... کو ... دیا۔ دن بھر جنگ ہوتی رہی ڈچ ایک اونچی جگہ سے لڑ رہے تھے۔ گارڈز کا بہت سخت نقصان ہوا۔ گرینڈیر رجمنٹ کے ۳۳ مقتول اور ۹۰ مجروح و مفقود ہوئے۔ سکاٹش گارڈ ۴ مقتول اور ۱۷ مجروح ہوئے ڈچوں پر بڑی سختی سے گولہ باری کی گئی۔ ڈچ کمانڈر سخت مجروح ہوا۔ دشمنوں (آرنج فری سٹیٹ کی تمام باقیماندہ فوج کو اکٹھا کر لیا ہے۔ ڈچ پھر سنبھالا لیا)

روٹر ۳۱ مئی کو کیپ ٹاؤن سے تار دیتا ہے کہ ۲۹ مئی کو ۱۰۰۰ باغیوں نے ڈگلس کے قریب مقام ... پر جنرل وارن کو مع ... سپاہیوں کے گھیر لیا اور بڑی سختی سے حملہ کیا۔

لارڈ رابرٹس جوہانسبرگ سے تار دیتے ہیں کہ ۳۰ ... اور ۳۰ مئی کو نشانے کہ جو جنرل فرنچ پر ڈچوں نے بہت حملے کئے کہ کوئی منزل ... سے ... کرنے دی۔ مگر جنرل فرنچ والے بڑھتے بڑھتے ہی گئے۔ اور جوہانسبرگ کے قریب پہونچ گئے۔ ہمارے ... سپاہی مقتول اور ۲ افسر اور ۱۷ سپاہی مجروح ہوئے۔

پریٹوریا سے لارینزو مارکوس ... ہونے ہوتے ہم یہ حال کو جو تازہ خبریں وصول ہوئیں وہ مظہر ہیں کہ اب برٹش افواج نے پریٹوریا کو گھیر لیا ہے اور امید ہے کہ جون ہی ہماری طرف سے اتباع کرنے کا مطالبہ کیا جائیگا۔ وہ لوگ بلامقابلہ شہر ہمارے حوالہ کر دینگے۔

جنرل ... جنہوں نے چند روز ہوئے مقام ... پر قبضہ کیا تھا مشکل راستہ سے ... سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ڈچوں کو لنگلس نیک کے مورچہ سے بھگا دیں۔

رپوٹر ٹینٹسن سے ۴ ماہ حال کو تار دیتا ہے کہ ۳۰ کوساکی جو پیکن سے گمشدہ بیلجین مشنریوں کی تلاش میں گئے تھے۔ کل شام کو واپس آئے اور رپورٹ کرتے ہیں کہ ہم نے راستہ میں بوکسرز سے مقابلہ کیا اور ... ۲۰۰ آدمی مقتول اور کئی مجروح ہوئے۔ کوساکوں کا ایک لفٹننٹ اور ۴ سپاہی مجروح ہو گئے۔ ... کی تازہ خبریں مظہر ہیں کہ ۹ امریکن اور ۳ چینی مشنری گم ہیں۔

رپوٹر ٹینٹسن سے تار دیتا ہے کہ تمام مشنری جو ... کے قریب گرفتار ہوا تھا خوفناک حالت میں ہے۔ ... نامی ایک مشنری مع پانچ دیسی عیسائیوں کے مقتول ہوا۔ پیکن کے باہر ... ریلوے سٹیشن جلا دیا گیا اور آج ایک پل کو بھی نقصان پہونچایا۔ اس پل کو نقصان پہنچنے سے پیکن اور ٹینٹسن کے درمیان کا سلسلہ ریلوے منقطع ہو گیا۔

قحط ہند کا چندہ ۲۲۰۰۰۰ پونڈ تک پہنچ گیا ہے۔ ... مسٹر ... نے ایک ہزار پونڈ دئے ہیں۔

چونکہ مسٹر ... جو ... کے گورنر مقرر ہوئے ہیں اسلئے یقین ہے کہ ہندوستان کی کونسل میں مسٹر ... کی جائے پر مقرر ہوں گے۔

آج دوپہر کو دو بجے لارڈ رابرٹس کا سپاہی کیمپ ساتھ پریٹوریا میں داخل ہوئے۔ اب تک کہیں سے لڑائی کی تفصیل نہیں معلوم ہوئی۔

لارڈ رابرٹس پریٹوریا سے ۵ ماہ حال کو تار دیتے ہیں کہ پریٹوریا بلا شرط ہمارے حوالے کیا گیا۔ جنگ آور ڈچ شہر کو چھوڑ گئے۔ جنرل بوتھا اور پریسیڈنٹ کروگر دونوں پریٹوریا میں ہیں۔ اکثر برٹش قیدی ابتک اسی حال میں ہیں۔ کل رات کی تاریکی چھا جانے کے پیشتر جنرل ... کی ماونٹیڈ سے ۳ ہزار ... کے فاصلے تک ان کا تعاقب کیا۔ ایک شخص صلح کی جھنڈی لئے ہوئے برٹش اتباع کا مطالبہ کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ جنرل بوتھا نے درخواست کی کہ شرائط صلح کا تصفیہ کرنے کے لئے ہمیں مہلت دیجائے۔ لارڈ رابرٹس نے اطلاع دی کہ بلا شرط اتباع قبول کرنی چاہئے ورنہ ہماری فوج علی الصباح شہر میں داخل ہو جائیگی۔ جنرل بوتھا نے جواب دیا کہ ہم نے تصفیہ کر لیا ہے کہ پریٹوریا کی حفاظت نہ کریں۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہماری عورتوں بچوں اور اسباب کی حفاظت کیجائیگی۔ رات کو ایک بجے تین بڑے سول افسروں نے لارڈ رابرٹس سے ملاقات کی اور اتباع قبول کرنیکی آمادگی ظاہر کی۔ چند برٹش قیدی پریٹوریا سے کسی اور جگہ منتقل کئے گئے ہیں۔ ایکسو افسران سے زیادہ پریٹوریا میں ہیں۔

لارڈ رابرٹس رپورٹ کرتے ہیں کہ لارڈ میتھوین نے ۲۵ گھنٹے ۴۴ میل کوچ کرنے کے بعد ۵ گھنٹے تک قریب ۳ ہزار ڈچوں سے مقابلہ کر کے ان کو شکست دی۔

برٹش فوج پریٹوریا کے اطراف تقسیم ہو گئی ہے۔ جنرل رابرٹس امید کرتے ہیں کہ ہمارا نقصان بہت کم ہوا۔

تمام برٹش سلطنت میں پریٹوریا پر قبضہ کرنے کی خبر نے ہر جگہ بہت جوش پیدا کیا ہے۔ لنڈن کناڈا وغیرہ میں وہی منظر نظر آ رہے ہیں جو ... کے وقت ظاہر ہو...

چونکہ شاہی پولیس کی ۲۰۰ آدمیون کی جماعت کو ڈچون کی ایک بڑی جماعت نے بہت بری طرح گہیر لیا تہا اسلئے لارڈ میتہون نے قابل تحسین سُرعت کے ساتہ وہان کو کوچ کیا مگر بروقت نہ پہنچ سکے۔

افغانی سے خبرین نہ آنے کے باعث گورنمنٹ بہت متفکر ہے۔ کرنل کارٹر، ۳۰۰ سپاہیون کے گورنر ہوچین کی ملاقات کیلئے روانہ ہوئے ہین۔

لنڈن ٹائمز رقمطراز ہے کہ غالباً لارڈ رابرٹس جنوبی افریقہ کے بعد پر معرکہ فتوحات کے فوجی گورنر اور سر الفریڈ ملنر ایڈمنسٹریٹر مقرر ہونگے۔

ریوٹر کے نامہ نگار لکہتا ہے کہ جنرل ایلاننبی نے ... کی شمال مین ڈچون کو دو مرتبہ شکست دی۔ اب دشمن مقام ... پر جمع ہین اور ہماری فوج بہی اونکے قریب پہنچ گئی ہے۔

جس ۲۰۰ آدمیون پولیس کو ڈچون کی بڑی جماعت نے لنڈلی کے قریب گہیر لیا تہا جسمین کرنل سپریگ کے ماتحت تین آئرش کمپنیان تہین اور بیان کیا جاتا ہے کہ اکثر نے دشمن کی اطاعت قبول کی۔

لارڈ رابرٹس خبر دیتے ہین کہ ڈیوک آف نارفوک گہوڑے پر سے گر پڑے جس سے پسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

امریکن ریزیڈنٹ پیکن مسٹر کونگر نے اپنی گورنمنٹ کو واشنگٹن مین تار دیا ہے کہ اب یہان کی حالت اور خراب ہوگئی ہے۔ اسلئے حکم چاہا ہے کہ منیلا سے ایک جنگی جہاز فوراً ٹینٹسن کیطرف روانہ ہو۔

انگلش چرچ کا مشنری مسٹر نارمن مقیم پیکنگ جس کے گم ہونیکی خبر مشہور ہوئی تہی، بڑی بیرحمی سے باغیون کے ہاتہ سے قتل ہوا۔

لنڈن ٹائمز معاملات چین پر اثناء بحث مین لکہتا ہے کہ ہم کو یہان بہت سخت مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔

جس سے ہمارے ملکی فوائد کے علاوہ تجارتی فوائد پر بہی بہت برا اثر پڑیگا۔

مدراس مین انتباع پریٹوریا کی خبر آتے ہی تمام سرکاری آفسون۔ تاجرون کی عمارتون اور قلعہ پر برٹش جہنڈا بلند کیا گیا۔ قلعہ کے توپخانہ سے ۱۰۱ توپون کی سلامی ہوئی۔ گورنمنٹ ہند کے حکم کیمطابق تمام مدراس مین پیر کے روز سرکاری تعطیل ہوگی۔

بنارس مین ایک بنگالی پکڑا گیا۔ جو قحط کے نام سے چندہ جمع کرکے لوگون کو دہوکا دیتا تہا۔

فنڈ قحط ہند کی جانب سے حیدرآباد دکن کو ۵ لاکہ روپیہ کی امداد دیگئی ہے۔ یہ رقم محتاجون مین صرف کی جائے گی۔

۵ جون کو حیدرآباد دکن مین سخت طوفان آیا تند کی آندہی آئی اور قدرے ترشح بہی ہوا۔ ۶ جون کی صبح کو دوبارہ طوفان آیا اور مینہہ برسا۔

لدہیانہ مین ۲۸ مئی کی رات کو دلیرانہ واردات چوری کی ہوئی۔ رائے بہادر فتح چند صاحب بہادر اسسٹنٹ سرجن کے بنگلہ پر چور پڑے۔ چور احاطہ مین داخل ہوکے اور رائے صاحب اور اونکی بیوی کو کہلی ہوا مین سوتے پایا۔ بیوی کی بانہہ مین سونیکی ٹاڈ تہی جسکی قیمت ساٹہ سو روپیہ تہی۔ چورون نے یہ جبراً اوتار لی اور چلتے ہوئے۔ لطف یہ کہ سول سرجن صاحب کا بنگلہ پولیس تہانہ سے بہت قریب ہے۔ جبکہ اعلیٰ افسر اسطرح لٹ جائین تو غریب کیا کرین۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

آگرہ کی خبر ہے کہ سنیچر کو سخت ژالہ باری ہوئی۔ کبوتر کے انڈے اتنا اولہ تہا۔ ابر بارش برابر ہو رہی ہے۔

دکن کے نواب عماد نواز جنگ کو افغانستان مین جانے کے لئے پروانہ راہداری نہین عطا ہوا۔

ڈیرہ غازیخان مین دریا طاقت پر ہے اور بند مضبوط ہو رہے ہین لیکن روپیہ کی قلت پائی گئی۔

حضرو (ضلع راولپنڈی) مین بوجہ آتشزنی کے آگ لگکر ایک زمیندار کا ۳۰ من غلہ پہونکدیا گیا۔

لدہیانہ ۲۷ مئی کو ایک سپیشل ٹرین اور مال گاڑی مین ٹکر ہوئی۔ خوش قسمتی سے نقصان جان نہونے پایا۔

کراچی مین ۲۸ مئی کو ایک میکرانی عورت کے دو سر کا لڑکا پیدا ہوا۔ ۳ گہنٹہ جیا۔ عکسی تصویر اتار لیگئی ہے۔

وزیرآباد ہاربر مین ۵ جون کو ڈاکو مسلح ہوکر ایک تاجر پر حملہ کرکے ۵۰۰۰ کا مال لیگئے۔ اور ہنوز پتہ نہین۔

بمبئی میونسپلٹی نے ۱۰ لاکہ روپیہ منظور کیا ہے کہ اپریل مین موریان درست کیجائین۔

امیر کابل کی درخواست پر وہان کے چار طلبا کو سلطانی کالج مین داخل ہونے کی اجازت دیگئی ہے۔

باطوم سے ساٹہ مسلمان مہاجرین قسطنطنیہ مین ہجرت کر گئے۔

حجاز سے اس سال ۱۵ ہزار حاجی بعد حج اپنے اپنے

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۳ جون سنہ ۱۹۰۰	۲۵	۲۰	۱۵۰
۴ "	۲۳	۲۴	۱۴۰
۵ "	۲۹	۱۶	۱۷۳
۶ "	۲۰	۲۳	۱۷۲
۷ "	۲۲	۱۳	۱۶۲
۸ "	۳۶	۲۳	۱۸۱
۹ "	۱۵	۱۶	۱۲۹

مطبع حمیدیہ واقع بلیماران دہلی بازار مین محمد عبدالحمید قریشی دہلوی مالک اڈیٹر کے اہتمام سے چہپکر شائع ہوا